حلقۂ احباب

مکرمی جناب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں کافی عرصہ سے "نقیب ختم نبوت" اور "حق چار یار" کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ لیکن میں اب اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ "نقیب" کے مضامین دلائل کی قوت سے مالا مال ہوتے ہیں جن کا جواب آج تک "حق چار یارؓ" کے کارپرداز نہیں دے سکے۔

مجھے "نقیب" کے مطالعے اور پھر قاضی مظہر حسین کی اپنی تحریر سے معلوم ہوا کہ موصوف اخلاق کے قاتل تو تھے ہی مگر ایک انسان کے قاتل اور سزا یافتہ قیدی بھی ہیں (بحوالہ کشف خارجیت از قاضی مظہر حسین ص ۸۰) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف ان کی سوقیانہ تحریریں ناقابلِ معافی ہیں، اپنی بدبودار تحریروں کو اکابر کے لئے ڈھال کے طور پر پیش کرنا اور اصحاب رسولؐ پر ترّا خانی کرنا ان کی سُنّی نما شیعیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

"حق چار یار" کے ایک شمارے میں قاضی مظہر نے امیر یزید کی ذات پر بدا عمالیوں کی ایک طویل فہرست جاری کی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ تاریخی طور پر ان الزامات کا حقیقت سے اتنا ہی تعلق نہیں جتنا قاضی مظہر کا شرافت سے، اگر قاضی موصوف صحابہؓ دشمنی سے باز نہ آئے تو ان کی خود ساختہ مشیخیت کا پردہ چاک کرنے کے لئے ان کے مکتوباتی معرکوں کی وہ داستان بھی سامنے لائی جا سکتی ہے۔ کہ جس کا تصور ہی شرافت کو مرجھا دینے کے لئے کافی ہے۔ اور یہ ان دنوں کی باتیں ہیں جب ان کے علم و عمر دونوں پر شباب تھا۔

چکوالی فتنہ کے کامیاب تعاقب پر ادارۂ نقیب کو ڈھیروں مبارک باد!

والسلام!

غلام اللہ خان حسینی سلانوالی (ضلع سرگودھا)

مخدومی حضرت شاہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

"نقیب ختم نبوت" باقاعدگی سے زیر مطالعہ رہتا ہے۔ آپ کی باتیں خدا لگتی بھی ہوتی ہیں اور دل لگتی بھی اس لئے دل سے آپ کے لئے بے اختیار دعائیں نکلتی ہیں۔ خصوصاً ناقدین صحابہؓ کے موجودہ گروہ کے بہروپ کو جس طرح آپ نے بے نقاب کر دیا ہے اور چکوالی سامری کے "طلسمِ اکابری" کو آپ نے توڑا ہے، یہ

آپ ہی کا حصہ ہے۔ خود ہمارے ماحول میں جس طرح "نقیب ختم نبوت" کی اس جہد بلیغ اور سعی محمود کے اثرات اتنی شدت محسوس کئے جا رہے ہیں گویا سینوں کو کسی نے سوتے سے اٹھا دیا ہو۔

بندہ خود "حق چار یار" کے نعرے کو پہلے اچھا سمجھتا تھا لیکن جھاٹیہ (تحصیل تلہ گنگ) کی سالانہ سنی کانفرنس (۹۰ء) کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے مشہور مقرر مولانا سلیمان طارق صاحب نے دوران خطاب سامعین سے دریافت فرمایا کہ حضور پاک کے کتنے یار ؟ تو مجمع سے آواز بلند ہوئی "چار یار" ! مولانا نے اپنا سوال تین چار بار دہرایا لیکن مجمع کا یہی جواب تھا ۔۔۔ چار یار ! تب مولانا نے فرمایا کہ کیا چار کے علاوہ باقی صحابہ حضور پاک کے دشمن ہیں ؟ کیا وہ حضور کے یار نہیں ؟ دوست نہیں (معاذ اللہ) ؟ بس اسی وقت میرے ذہن میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اس نعرہ کی وبا نے عوام کو کہاں لا کھڑا کیا ہے ؟ یہ سنیت نہیں سبائیت کا جدید ایڈیشن ہے الحمد للہ کہ عوام خود سوچنے پر مجبور ہو رہے ہیں اور ایمان کی فکر عام ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور "نقیب" کے جملہ سرپرست و معاون حضرات کے علم، عمر اور عمل میں برکت عطا فرمائے !

فقط محتاج دعاء ملک محمد اشفاق (تلہ گنگ ، ضلع چکوال)

مکرم و محترم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نقیب ختم نبوت کا ہر ماہ باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں ، اپنے حلقۂ احباب کے علاوہ کئی دوستوں کو بھی مطالعہ کی دعوت دیتا ہوں ۔ نقیب میں شامل تحقیقی اور اچھوتے مضامین اس قدر پُر لطف اور پُر مغز ہوتے ہیں کہ کسی بھی دوست کو پیش کرنے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی اور نہ ہی پیش کرنے کے بعد دوستوں کے سامنے ندامت ہوتی ہے اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ مضامین علمی ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم بھی ہوتے ہیں جو بھی پڑھتا ہے نقیب کا اسیر ہو کر مستقل خریدار بن جاتا ہے ۔ "دل کی بات" حقیقتاً صدائے دل ہے ۔ "زبان میری ہے بات ان کی" قارئین کی دلچسپی اور تفریح طبع کا بہترین سامان ہے ۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین مدظلہ کے خصوصی مقالہ کا شدت سے انتظار ہے ۔ نقیب میں شائع ہونے والے ان کے دونوں خطوط (دشمنان صحابہؓ ، "چکوالی فتنہ" کی چمگادڑوں اور چماروں پر گرز البرز شکن ثابت ہوئے ہیں ۔ دشمنان صحابہؓ کے محاسبہ و تعاقب کا یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے ۔ اس سے مسلمان ، اہل سنت میں گھسے ہوئے رافضیوں اور باطنیوں سے خبردار ہوں گے ۔

نقیب کے مطالعہ سے میری اور میرے حلقۂ احباب کی بہت سی ذہنی الجھنیں دور ہوتی ہیں خصوصاً

عظمت و ناموسِ ازواج و اصحابِ رسول علیہم الرضوان کے بارے میں فکر و نظر کو جلا اور عقیدہ و ایمان کو تقویت ملی ہے اور اُن نفوسِ قدسیہ کے ساتھ دل میں والہانہ محبت پیدا ہوتی ہے۔ پہلی بار میرے مطالعہ میں یہ بات آئی کہ تمام اصحابِ رسول علیہم الرضوان نسبت صحابیت کے اعتبار سے برابر ہیں لیکن قبولِ اسلام میں سبقت لے جانے، ایثار و قربانی، ذاتی کمالات و صفات اور انفرادی صلاحیتوں کے اعتبار سے ہر کسی کا اپنا اپنا مرتبہ ہے۔ اسی طرح محدثین و فقہاء نے بھی صحابہ کرام کو انکی نسبتوں اور منفرد کارناموں کے اعتبار سے مختلف مراتب میں تقسیم کیا ہے۔ اور یہ تقسیم بھی انہوں نے از روئے قرآن و حدیث کی ہے اپنی طرف سے نہیں۔ مثلاً نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی تمام صحابہ میں افضل ہیں۔ اسی طرح دوسرے کئی ممتاز صحابہ کرام کے بارے میں بھی آپ علیہ السلام کے مختلف تعریفی ارشادات ملتے ہیں۔ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ عام صحابہ میں وہ صلاحیتیں موجود نہ تھیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ سیدنا صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، اصحاب عشرہ مبشرہ اور مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم اپنے کارناموں، قابلیت اور صلاحیتوں کے اعتبار سے جماعت صحابہ میں منفرد و ممتاز تھے اسی طرح مذکورہ صحابہ کرامؓ میں بھی تمام ایمانی صفات و خصوصیات موجود تھیں لیکن ان میں ہر کوئی کسی نہ کسی صفت و خصوصیت میں ایک دوسرے سے ممتاز تھا۔ اور یہ سب تقسیم وامتیاز اللہ کے تکوینی امور کے تحت ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں امت کے لئے نظیر قائم کرنا مقصود تھی!

میں کچھ عرصہ پہلے چکوالی فتنہ کے باطنی اور رافضی ناصبیوں کے لاہور سے شائع ہونے والے ماہواری چیتھڑے کا مطالعہ بھی کرتا تھا لیکن اسے پڑھ کر صحابہ کرام پر تنقید کے خالص ابلیسی اور رافضی خیالات دل میں ابھرتے کیونکہ اس فرقۂ ضالہ کے مدار المہام، پیرو کار اور اعوان و انصار امیر المؤمنین خلیفۂ ششم عادل و راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا کرتے ہیں — گالیاں بکتے ہیں اور انہیں خلیفۂ راشد تسلیم نہیں کرتے۔ جب سے نقیبِ ختم نبوت کا مطالعہ شروع کیا ہے کیفیت و احوالِ دل بالکل مختلف ہو گئی ہے۔

میں نے اس فرقۂ ضالہ کے فاسقوں، فاجروں اور گمراہوں سے کہا ہے کہ اللہ نے تمام صحابہؓ کو فرمادیا ہے رضی اللہ عنہم، اور نبی علیہ السلام کا تمام صحابہ سے متعلق ارشاد گرامی ہے اصحابی کالنجوم

لیکن تمہاری سمجھ میں اتنی بات نہیں آتی کہ صحابہ کرام سے

جب اللہ رسول ہو گئے راضی — اب کیا کرے گا قاضی

چکوال کے باطنی رافضی ناصبیوں کے خیالات سن کر اور پڑھ کر قرآنِ کریم کی یہ آیت سمجھنے میں بہت آسانی ہوئی کہ "ختم اللہ علیٰ قلوبھم و علیٰ سمعھم و علیٰ ابصارھم